السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

’’اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ایک بدبودار چیز ہے‘‘

جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک غزوے میں تھے کہ ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری شخص کو پیچھے سے مارا۔ اس پر انصاری نے پکارا: ’’اے انصارو!‘‘ اور مہاجر نے پکارا: ’’اے مہاجرو!‘‘ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: ’’یہ کیا ہے؟‘‘ لوگوں نے عرض کیا: ایک مہاجر نے ایک انصاری کو پیچھے سے مارا، جس پر انصاری نے پکارا: اے انصارو! اور مہاجر نے پکارا: اے مہاجرو! تو نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ایک بدبودار چیز ہے‘‘۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے تو انصار کی تعداد زیادہ تھی، پھر بعد میں مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔ یہ سن کر عبداللہ بن اُبی نے کہا: کیا انہوں نے ایسا کر دیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو عزت والا وہاں سے ذلیل کو ضرور نکال باہر کرے گا۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اسے چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں‘‘۔

[صحيح] [متفق عليه]

نبی کریم ﷺ ایک غزوے میں سفر پر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، تو ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری شخص کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ سے ضرب لگائی۔ تو انصاری نے پکارا: اے انصارو! میری مدد کرو، اور مہاجر نے پکارا: اے مہاجرو! میری مدد کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے بتایا: ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ سے مارا، تو انصاری نے کہا: اے انصارو، میری مدد کے لیے آؤ، اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو، میری مدد کے لیے آؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس جاہلانہ عادت کو چھوڑ دو کیونکہ یہ قبیح، ناپسندیدہ اور تکلیف دہ عادت ہے؛ اور وہ یہ ہے کہ جب آدمی پر اس کا مخالف غالب آجاتا ہے تو وہ اپنی قوم کو پکارتا ہے، پھر وہ لوگ جہالت اور عصبیت کی بنا پر اس کی مدد کے لیے دوڑ پڑتے ہیں، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی ﷺ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو انصار کی تعداد زیادہ تھی، پھر بعد میں مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔ تو نفاق کے سرغنہ عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا: ”کیا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے؟! اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو عزت والے -یعنی وہ خود اور اس کے ساتھی- وہاں سے ذلت والوں کو -یعنی نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو- نکال باہر کریں گے۔“ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے پیروکاروں کو قتل کرتا ہے، خواہ ظاہری طور پر ہی سہی۔

https://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/65783

لجنة الدعوة الإلكترونية EDC E-Da'wah Committee
النجاة الخيرية ALNAJAT CHARITY